بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا۔ أَمَّا بَعْدُ:

106: باب 65-گلشن توحید کی حفاظت کے سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شرک کے تمام ذرائع اور راستوں کو مکمل طور پر بند کر دیا۔

[(مسند أحمد:4/64،65)،(مسند أحمد:3/153،241،249)]

لکتاب التوحید الذي هو حق الله على العبید لشیخ الامام العلامہ محمد بن عبدالوہاب التمیمی رحمۃاللہ علیہ کی اس عظیم کتاب کی شرح کا درس جاری ہے اور آج کے درس میں نئے باب سے درس کا آغاز کرتے ہیں شیخ صاحب فرماتے ہیں "باب ما جاء في حماية النبي صلى الله عليه وسلم حمى التوحيد وسده طرق الشرك" (توحید کی حفاظت اور شرک کے سدّباب کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ)۔

شیخ صاحب رحمہ اللہ نے اس باب میں کیونکہ یہ کتاب التوحید کے آخری ابواب میں سے ہے آخری دو باب باقی رہ گئے ہیں یہ اور اس کے بعد والا باب ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾(الزمر:67)،اس باب میں اور اس کے بعد والے باب میں ایک نچوڑ ہے اس پوری کتاب کا اسے کہتے ہیں خلاصہ کہ توحید کو سمجھ لیا، شرک کو بھی سمجھ لیا اب وہ کون سے راستے ہیں جو توحید کی طرف لے جاتے ہیں اور وہ کون سے راستے ہیں جو شرک کی طرف لے جاتے ہیں اِن راستوں کو سمجھ لو اور توحید کے راستوں کو اپناؤ اور ہر رکاوٹ دور کرو اور شرک کے راستوں سے دوری اختیار کرو اور جتنی بھی رکاوٹیں ہیں شرک کے راستے میں اُن رکاوٹوں کو مضبوط کرو تاکہ شرک تک پہنچ نہ سکو اسے کہتے ہیں "حماية التوحيد" کہ توحید کی اس طریقے سے حمایت کی جاتی ہے اور شرک کی طرف جتنے بھی راستے جاتے ہیں ان کا سد باب کرنا فرض ہے ہر مسلمان پر۔

ہم نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری زندگی جو ہے جب سے نبوت ملی وفات تک پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توحید ہی کا جھنڈا اور پرچم بلند کیا ہے اور توحید ہی کی حفاظت کی ہے یہاں تک کہ آخری الفاظ

پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا تھے ؟یہود و نصاری پر لعنت ہو۔ کیا وجہ تھی ؟"" اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ" (اپنے انبیاء (علیہم الصلاۃ والسلام) کی قبور کو عبادت گاہیں بنالیں)۔

کیا پیغام ہے ؟

کہ میری قبر کو عبادت گاہ نہ بنانا، میری قبر پر آکر شرک نہ کرنا تو شرک کا سد باب کیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پوری سیرت دیکھ لیں آپ قدم قدم پر پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توحید کی دعوت دی ہے اور قدم قدم پر شرک سے منع فرمایا ہے۔

شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اس بات کے ثبوت کے لیے یہاں پر اس باب میں تقریباً دو حدیثیں بیان کی ہیں اور اس سے اگلے والے ابواب میں بھی شیخ صاحب رحمہ اللہ نے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض احادیث اور بعض آیات بیان کی ہیں جس میں شرک کا سدّ باب ہو، غلو کے بارے ایک میں مکمل باب ہے کہ حد سے نہ گزرا جائے، اولیاء اور صالحین کی محبت میں حد سے نہ گزرا جائے، تو اس طریقے کے دیگر ابواب بھی شیخ صاحب نے باندھے ہیں جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گلشن توحید کی حفاظت کیسے کرنی ہے اور واجب ہے۔

دیکھیں توحید کا علم حاصل کرنا اور توحید پر عمل کرنا کافی نہیں ہے جب تک کہ توحید کی حفاظت نہ کرنا جانیں آپ کیونکہ جس چیز کی آپ حفاظت نہیں کرتے وہ ضائع ہو جاتی ہے۔

آپ مال کمالیں مال کماتے ہیں حفاظت کیوں کرتے ہیں ؟ کیوں کیلکولیٹ کر کے سوچ سمجھ کر خرچ کرتے ہیں کہ یہ گھر کے کرائے کے لیے ہے، اچھا یہ یہاں پر بچوں کی تعلیم کے لیے ہے، یہ روز مرہ اخراجات کے لیے ہے، اچھا یہ بیماری کے لیے ہے (بیماری تو نہیں ہوئی نا پھر بھی ہم ایک بجٹ بنا کر رہتے ہیں)، یہ گاڑی کے لیے پیٹرول کے لیے ہے یہ کیوں کرتے ہیں ہم لوگ؟ کس لیے ہم مال کی حفاظت کرتے ہیں ؟

اور یہ کلیہ دیکھیں کہ جس چیز کی حفاظت نہیں کی جاتی وہ چیز ضائع ہو جاتی ہے اور توحید سب سے بڑا انعام اور احسان ہے اللہ تعالٰی کی طرف سے ہم یہ کہتے ہیں ہم موحد تو ہیں اور حفاظت نہ کرنا جانیں !

آخر توحید کی حفاظت کیسے کی جاتی ہے ضروری ہے ؟ بالکل ضروری ہے۔ اگر مال و دولت جو ہم چھوڑ کر جائیں گے اس کی حفاظت ضروری سمجھتے ہیں تو توحید جو ہماری زندگی کی بنیاد ہے جس کی وجہ سے ہمیں پیدا کیا گیا ہے جس کے لیے اللہ تعالی نے اپنے انبیاء اور رسل علیہم الصلاۃ والسلام بھیجے ہیں، جس کے لیے اپنی وحی نازل فرمائی ہے، جس کے لیے جنت اور

دوزخ کو پیدا کیا ہے، جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے جہاد کو مشروع کیا ہے اس کی حفاظت نہ کرنا جانیں تو پھر ہم نے حفاظت کس چیز کی کی ہے ؟!

صحت کی حفاظت کرنا جانتے ہیں، بچہ بے چارا جب سے پیدا ہوتا ہے انجکشن لگانا شروع کر دیتے ہیں (vaccine) پانچ سال کی عمر تک کیوں لگاتے ہیں ؟ پریشانی سی ہوتی ہے۔ کیوں ؟ بچے کی حفاظت ہو رہی ہے ایک vaccination ہو رہی ہے۔ کیوں ؟ بچہ بیمار ہے ؟ بچہ بیمار نہیں ہے۔ بھئی دیکھیں چھوٹا معصوم سا بچہ ہوتا ہے نو مولود بچہ ہے دوا انجکشنز اس کو لگا دیتے ہیں بے چارے کو اور اس کی ماں بے چاری تڑپ رہی ہوتی ہے اس کا دل نہیں کرتا انجکشن لگائیں لیکن صحت کی حفاظت کے لیے لگا دیتے ہیں۔

تو مال کی حفاظت بھی ہے، صحت کی حفاظت بھی ہم نے کی ہے اور اگر ہم غافل ہیں تو توحید کی حفاظت سے غافل ہیں ! اسے کہتے ہیں حسن تصنیف کہ جب توحید کو سمجھ لیا اور توحید کی اقسام کو بھی سمجھ لیا، توحید کی طرف دعوت کیسے دینی ہے وہ بھی سمجھ لیا، توحید کی ضد شرک ہے شرک کو بھی سمجھ لیا اس کی اقسام بھی سمجھ لیے اب توحید کی حفاظت کیسے کی جائے اور شرک سے دوری کیسے اختیار کی جائے تو یہ باب شیخ صاحب نے باندھا ہے اس میں صرف دو احادیث شیخ صاحب نے بیان کی ہیں شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"عن عبد الله بن الشِّخِّير رضي الله عنه قال: انطلقتُ في وفد بني عامر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم" (میں وفد بنی عامر میں تھا وفد بنی عامر کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے) "فقلنا" (ہم نے کہا)۔ ذرا غور کریں، "أَنْتَ سَيِّدُنَا" (آپ ہمارے سیّد ہیں ہمارے سردار ہیں ہمارے عظیم ہیں)۔ کتنا پیارا لفظ ہے "أَنْتَ سَيِّدُنَا"۔ "فقَالَ" (دیکھیں پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوراً فرماتے ہیں) "السَّيِّدُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى" (سید اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ ہے) "قُلْنَا: وَأَفْضَلُنَا فَضْلاً، وَأَعْظَمُنَا طَوْلاً" (ہم سب سے افضل اور ہم سب سے بہتر سخی (دینے والے، یہ تو اچھی بات ہے نا)) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "فقَالَ: قُولُوا بِقَوْلِكُمْ، أَوْ بَعْضِ قَوْلِكُمْ" (ہاں یوں کہو یہ آپ کی مرضی ہے) "وَلاَ يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ" (کہیں شیطان تمہیں اپنے جال میں پھنسا نہ لے)۔

یہ بات اگر کرنی ہے دوسری بات جو ہے یہ بھی کہو کہ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے لیکن یاد رکھو ذرا حد کے اندر رہ کر کرنا، پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اچھائی بیان کرنا اس کی بھی حدود ہیں شرعی حدود ہیں۔

دیکھیں جب آپ کسی بڑے اور پیارے سے ملنے جاتے ہیں (بڑا اور پیارا) آپ کا دل کرتا ہے کہ آپ اچھے الفاظوں سے بلکہ اچھے الفاظوں کی بارش کر دیں آپ کے دل کو سکون تب تک نہیں ملتا جب تک آپ کچھ نہ کچھ کہہ نہیں دیتے دل میں تڑپ سی محسوس ہوتی ہے نا کہ دنیا کے سب سے پیارے سب سے عظیم انسان سے آپ ملاقات کرنے جا رہے ہیں!

دیکھیں دل انسان سے وہ کام کرواتا ہے نا جو انسان سوچ بھی نہیں سکتا دیکھیں دل بات زبان پر آجاتی ہے اور اس وفد نے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بڑی بڑی صفات حمیدہ کو سنا (اور نام محمد ہی کافی ہے)۔

جانتے ہیں محمد اور احمد اس میں کیا فرق ہے؟ چلیں یہ بھی سمجھ لیں آپ کہ محمد نام ہی کافی ہے یعنی ہر طرف سے خوبیوں سے نوازا ہوا۔ جانتے ہیں محمد کہ جس کی ہر طرف سے تعریف کی جائے، وہ بولے تو بولنا تعریف کے قابل ہو، وہ خاموشی اختیار کرے تو خاموشی تعریف کے قابل ہو، وہ اٹھے تو اٹھنا تعریف کے قابل ہو، وہ بیٹھے تو بیٹھنا تعریف کے قابل ہو، وہ دیکھے تو دیکھنا تعریف کے قابل ہو، وہ مسکرائے تو مسکرانا تعریف کے قابل ہو۔ اللہ اکبر، اٹھتے بیٹھتے، جاگتے سوتے، چلتے پھرتے، بات کرتے ہوئے، یا خاموشی میں "محمد" اور جانتے ہیں محمد یعنی اس طریقے سے کوئی مسکرانے والا نہیں، اس سے اچھا کوئی بات کرنے والا نہیں، اس سے اچھا بیٹھے والا نہیں، اس سے اچھا چلنے والا نہیں، یہ مدح کی انتہا ہوتی ہے۔

اچھا محمود پھر کیا ہے؟ جس کی تعریف کی جائے، اور محمود اور محمد میں یہ فرق ہے محمود یعنی تعریف کیا گیا جس کی تعریف کی گئی۔

کس پہلو میں؟ ایک پہلو میں دو پہلو میں محمود ہے "اچھی آواز ہے" محمود ہے تعریف اچھی آواز کی ہے، "خوبصورت داڑھی ہے" تعریف خوبصورت داڑھی کی ہے، "خوبصورت بولنے کا انداز ہے" تعریف خوبصورت بولنے کے انداز کی ہے محمود ہے کیونکہ وہ اچھا بولتا ہے۔ لمیٹڈ (limited) تعریف، اَن لمیٹڈ (unlimited) نہیں دیکھیں۔ دیکھیں محمد میں یعنی ایک دو چیزوں سے نہیں ہر طرف سے تعریف سے نوازا جانے والا محمد۔

اچھا احمد کہ سب سے زیادہ حمد و ثناء تعریف کرنے والا۔ کس کی؟ اللہ تعالیٰ کی۔ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہتر کوئی بھی دنیا میں ایسا شخص نہیں جس نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور تعریف کی پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ اور اچھا اور بہتر "أحمد"۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی ابتداء کس چیز سے کی؟ سورۃ الحمد سے۔

سورۃ الفاتحہ کو سورۃ الحمد بھی کہتے ہیں ﴿اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ﴾(الفاتحہ:1)سب سے پہلا لفظ جو ہے ﴿اَلۡحَمۡدُ﴾ حمد۔

حامد کون ہے؟ حمد و ثناء کرنا والا، اسم فاعل ہے نا، حَمد فعل ہے، حامد اسم فاعل ہے، محمود اسم مفعول ہے، احمد اسم تفضیل ہے اور محمد جیسا کوئی ہے نہیں، صیغہ مبالغہ ہے اور اُس جیسا کوئی شخص نہیں کوئی شخصیت نہیں تا قیامت کہ جس شخصیت کی ہر طرف سے تعریف کی جائے۔ دیکھیں بعض لوگ اچھے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے بڑھ کر اچھے ہوتے ہیں خوبیاں ہوتی ہیں لیکن میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسی خوبی کسی کے اندر بھی نہیں ہے۔

اس کے باوجود جب ان کی زبان سے یہ لفظ نکلا تو سب سے پہلا لفظ نکلا "أَنْتَ سَيِّدُنَا" رہا نہ گیا تو پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "السَّيِّدُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى" (سید تو اللہ تعالیٰ ہے یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے)۔

یہ نئے لوگ ہیں پہلی ملاقات ہے اگر ابھی سے ان کو آگاہ نہ کیا جائے تو پتہ نہیں آگے یہ کیا کریں گے۔ تو محبت میں کنٹرول ضروری ہے حد بتانا ضروری ہے اگرچہ محبت پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کیوں نہ ہو۔

فرمایا "السَّيِّدُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، قُلْنَا" اچھا رہا نہ گیا کچھ اور تو کہنا ہے نا "وَأَفْضَلُنَا فَضْلاً، وَأَعْظَمُنَا طَوْلاً" (کہ آپ ہم سب سے افضل اور بہتر ہیں اور ہم سب سے اچھے انعام اور احسان کرنے والے ہیں)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی اس محبت کو دیکھ کر اس کی اجازت دے دی کہ ٹھیک ہے "قُولُوا بِقَوْلِكُمْ، أَوْ بَعْضِ قَوْلِكُمْ" (جو کہہ رہے ہو یہی ہے یا اس کے بعض میں سے جو کہنا چاہتے ہو یہ کہو)۔ لیکن دیکھیں اب سدّ باب دیکھیں "وَلاَ يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ" (کہیں شیطان تمہیں اپنے جال میں پھنسا کر غلو کی دلدل میں غرق نہ کردے اور تم سے ایسی بات ہو جو تمہیں شرک کی طرف لے کر جائے)۔ یہ روایت ابوداود میں ہے جسے شیخ صاحب رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے حدیث نمبر 4806۔

اس حدیث میں جو اہم پیغام ہیں:

1۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدر، تعظیم اور احترام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نفوس میں۔

2۔ اللہ تعالیٰ کے لیے لفظ السّید اطلاق کرنا جائز ہے اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے السّید ہے۔

3۔ غلو آسان بہکاوا ہے، حد سے گزر جانا شیطان کا آسان بہکاوا ہے بلکہ آسان ترین بہکاوا ہے۔

4۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرص گلشن توحید کی حفاظت میں اور شرک کا سدّ باب کرنے میں۔

5۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حسن تعلیم اور حسن اخلاق دونوں۔

6۔ حد سے گزر جانا" غلو "سب سے بڑا سبب اور وجہ ہے شرک کی طرف لے جانے والی (غلو، حد سے گزر جانا شرک کے اسباب میں سے سب سے بڑا سبب ہے)۔

7۔ ابلیس کے بہکاوے میں سے ایک بہکاوا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں غلو کرنا، یہ بھی عجیب سی بات ہے یاد رکھنا ذرا! شیطان کے بہکاوے میں سے ایک بہکاوا یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں غلو کرنا۔ کیا یہ سوچ سکتا ہے شیطان جو ہے وہ یہ وسوسہ کرے گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرو؟!
محبت کا وسوسہ نہیں کرے گا محبت میں حد سے گزر جانے کا وسوسہ ضرور کرے گا اور اسے تمہیں اتنا محبوب کر کے دکھائے گا کہ محبت سے گزر ہی جاتا ہے انسان اور پھر شرک کی دلدل میں غرق ہو جاتا ہے۔

8۔ غالی صوفیوں کا رد جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں حد سے گزر جاتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشکل کشا حاجت روا کا درجہ دے دیتے ہیں۔

ایک روایت میں آیا ہے (یہ فوائد ہیں پیغام ہے لیکن ایک چیز رہ گئی تھی بتادوں میں) کہ ایک روایت میں آیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ" (میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں)۔

یہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود فرماتے ہیں کہ میں سید ہوں اور وہاں پر آپ منع کرتے ہیں دونوں میں کیا فرق ہے؟ دیکھیں سید ال کے بغیر ہے پہلی بات تو یہ ہے، السّید تو اللہ تعالیٰ ہی ہے، ال تعریف کے لیے ہے۔

دیکھیں الرحیم اور رحیم میں کیا فرق ہے؟ رحیم تو انسان بھی ہے کریم تو انسان بھی ہے لیکن الرحیم اور الکریم صرف اللہ تعالیٰ ہے تو ال تعریف کے لیے ہوتا ہے عربی زبان میں اور یہ صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔

تو السّید کہنے میں اور سید کہنے میں فرق ہے پہلی بات یہ ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہنے والے خود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں وحی کی خبر دیتے ہیں اور جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دین کے اعتبار سے فرماتے ہیں وہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوتی ہے ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾(النجم:3-4)۔ تو میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں یہ حق بات ہے لیکن جب لوگ کہتے ہیں معنی وہ نہیں رہتا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم تو جانتے ہیں نا وہ معنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ لفظ ہمیں بتا رہے ہیں کہ میں سید ہوں سردار ہوں آدم کی اولاد کا جتنے بھی ہیں، لیکن جو کہنے والے ہیں جب وہ کہتے ہیں سردار تاکہ حد سے نہ گزریں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں منع فرمادیا۔ تو یہ دونوں میں اس طریقے سے ہم جمع کرتے ہیں۔

دوسری روایت شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''وعن أنس رضي الله عنه: أن ناساً قالوا'' (سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بعض لوگوں نے کہا) ''یا رسول الله'' (اے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ''یا خيرنا وابن خيرنا'' (ہم سب سے بہتر اور افضل ایک وہ جو ہم سب سے بہتر اور افضل ہے اور جو ہم سب سے بہتر اور افضل کا بیٹا ہے) ''وسيدنا وابن سيدنا'' (جو ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے) ''فقال'' (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں) ''يَا أَيُّهَا النَّاسُ'' (اے لوگو!) ''قُولُوا بِقَوْلِكُمْ'' (جو تم کہتے ہو وہ کہو) ''وَلاَ يَسْتَهْوِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ'' (اور شیطان تمہیں بہکاوے میں نہ لے لے) ''أَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ'' (میں محمد ہوں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور پیغمبر) ''مَا أُحِبُّ أَنْ تَرْفَعُونِي فَوْقَ مَنْزِلَتِي'' (میں نہیں چاہتا کہ تم لوگ مجھے اپنی منزلت سے زیادہ بڑھا کر کوئی بات کہو یا مجھے وہ منزلت دو جو میری منزلت نہیں ہے) ''الَّتِي أَنْزَلَنِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ'' (جو منزلت مجھے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے)۔

یہ روایت بھی پہلی روایت کی طرح کہ بعض لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا اظہار کیا اِن لفظوں میں کہ آپ ہم سب سے افضل ہیں ہم سب سے بہتر ہیں، ہمارے سید ہیں ''وابن سيدنا'' تو یہاں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اے لوگو! جو تم کہہ رہے ہو وہ کہو لیکن یاد رکھو شیطان تمہیں بہکاوے میں نہ لے لے، میں محمد ہوں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اور رسول ہوں۔

دیکھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب منع کیا صحابہ کرام کو تو ساتھ ایک وضاحت بھی کر دی کہ وجہ کیا ہے منع کرنے کی، وجہ یہ ہے کہ تم لوگ جو بات کر رہے ہو وہ ٹھیک ہے لیکن یاد رکھو شیطان کے بہکاوے میں آکر مجھے وہ درجہ نہ دو جو اللہ تعالیٰ نے مجھے نہیں عطا فرمایا کیونکہ اس میں ظلم ہے ناانصافی ہے اللہ تعالیٰ کے حق میں ناانصافی ہوتی ہے ،اور میری حقیقت یہ ہے کہ میں محمد ہوں (اپنا نام بیان فرمایا اور محمد کیا ہے میں نے پہلے بیان کر دیا محمد لیکن کیسا محمد ہوں ؟) ''عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ'' اللہ تعالیٰ بندہ ہوں اللہ تعالیٰ کی بندگی کرنے والا ہوں اللہ تعالیٰ کی بندگی کی طرف بلاتا ہوں (یہ عبداللہ ہے نا)، ''وَرَسُولُهُ'' اور میں اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا پیغمبر ہوں پیغام لے کر آیا ہوں وحی لے کر آیا ہوں جس میں دنیا

اور آخرت کو سنوارنے کی اور سدھارنے کی تعلیمات ہیں جس نے ان کو اپنایا وہ کامیاب ہوا جن لوگوں نے ان تعلیمات کو ٹھکرایا وہ ناکام ہوا۔

اس حدیث میں جو اہم پیغام ہیں:

1۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احترام اور عظمت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دلوں میں۔

2۔ غلو حرام ہے اور غلو جو ہے (حد سے گزرنا) شیطان کا عمل ہے۔

3۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقت کا بیان "عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهٗ"۔ محمد ہیں ہر طرف سے تعریف کیے گئے ہیں، پوری کائنات میں ان سے افضل کوئی نہیں مخلوقات میں سے، لیکن اس کے باوجود بھی بلند ترین درجہ اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمایا ہے وہ دو "عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهٗ"۔

اس لیے ہم کلمہ شہادت میں کیا پڑھتے ہیں؟ "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ"۔ یہاں پر جتنا بھی قرآن مجید میں اور صحیح احادیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر ہوا ہے ہم وہ نہیں کہتے کلمہ شہادت میں، السراج المنیر ہے، نور کا لفظ استعمال کیا گیا ہے، سراج منیر کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور بڑے پیارے الفاظوں سے رحمت للعالمین پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا گیا ہے کیا ہم یہ کہتے ہیں لا الہ الا اللہ محمد الر رحمۃً للعالمین؟! نہیں کہتے ہم۔ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" یا "مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ"۔

توسب سے بلند ترین درجہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا ہے مدح میں؟ عبودیت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا عبد۔

دیکھیں اس لیے قرآن مجید میں سب سے بڑی جگہوں میں جہاں پر بڑا پن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے وہاں پر عبد کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اسراء والمعراج خاصیت ہے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کسی نبی کو اللہ تعالیٰ نے عطا نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں کہ ﴿سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا﴾ (الاسراء: 1) یہاں محمد کا نام نہیں لیا۔ رحمت للعالمین، سراج منیر نہیں "عبدہٖ" اپنے بندے کو آسمانوں کی سیر کروائی۔

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا﴾(الکھف:1)سورۃ الکھف کی پہلی آیت ہے، وحی کا نازل ہونا بڑی نعمت ہے بڑی سعادت ہے بڑا احسان ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے بندے پر میں نے اپنی وحی نازل فرمائی ہے۔

4۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک خاص درجہ ہے جس کو جاننا چاہیے، ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ درجے کو جانے درجہ کیا ہے۔

5۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت غیر محدود نہیں ہے۔

6۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے درجے سے بڑھا کر محبت کرنا حرام ہے۔

سوال: پانچویں نمبر پر کیا ہے؟

جواب: پانچویں نمبر پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت جو ہے محدود ہے لا محدود نہیں ہیں اس کی شریعت نے حدیں بیان کی ہیں، اور چھٹے نمبر پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ درجہ عطا کرنا جو اللہ تعالیٰ نے نہیں دیا، یا اپنے درجے سے بڑھا کر محبت کرنا تعظیم کرنا حرام ہے جائز نہیں ہے، یا وہ درجہ عطا کرنا جو اللہ تعالیٰ نے عطا نہیں فرمایا حرام ہے۔

جیسے ہم کہتے ہیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کیا یہ کہنا جائز ہے؟

جواب: ہاں ٹھیک ہے۔

سوال: ہم سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کہتے ہیں؟

جواب: دیکھیں اُس میں فرق نہیں ہے ہم سیدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کہتے ہیں، آپ یہ سمجھیں کہ جو منع کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ حد سے نہ گزرو یعنی دونوں روایات کو اگر آپ جمع کر کے دیکھیں الف لام سے السّید تو اللہ تعالیٰ ہے وہ کسی مخلوق کے لیے جائز نہیں ہے لیکن صرف سید کہنا تو کوئی حرج نہیں ہے۔

سید کہنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بھی جائز ہے صحابہ کرام کے لیے بھی جائز ہے لیکن ممانعت کس چیز کی ہے؟ حد سے نہ گزرے کہ سید کہتے کہتے کچھ اور نہ کہہ دے جو اُن کا درجہ نہیں ہے درجے سے نہ بڑھائیں۔

بعض لوگوں کو یہ خدشہ ہے کہ سید صرف ایک ذات ایک نسب کا نام ہے، فلاں سید ہے یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رشتے دار ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل میں سے ہے، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہ کی نسل میں سے یا جو

باقی بیٹیاں ہیں۔اچھا یہ بھی غلط فہمی ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باقی بیٹیاں ہیں ان کی اولاد کو سید نہیں کہا جاتا صرف سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہ کی اولاد کو سید کہا جاتا ہے اور یہ صرف رافضیوں کے ہتھکنڈے ہیں یاد رکھیں یہ شوشے رافضیوں کے ہیں! اگر سیدہ فاطمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی ہیں تو باقی بھی تو تین بیٹیاں ہیں اُن کے بارے میں کیوں نہیں کہتے ان کی اولاد بھی تو تھی نا!

وہ چادر صحیح مسلم کی روایت جو ہے وہ جس کو پنجتن پاک کہتے ہیں نا پنجتن پاک، اللہ رحم کرے یعنی بچپن میں لوگ کہتے تھے ہم بھی کہتے تھے پنجتن پاک ہمیں کیا پتہ تھا یہ چنبہ کی تصویر ایسے لگی ہوتی تھی نا کالا جھنڈا اس کے اوپر ایسے ہاتھ بنا ہوتا تھا لوہے کا بنا ہوا وہ کہتے تھے یہ پنجتن پاک ہے۔ہم نے کہا ہوتا کیا ہے پنجتن پاک! ہمیں کیا پتہ کیا ہوتا تھا لوگ کہتے تھے ہم بھی کہہ دیتے تھے لیکن اللہ کا فضل و کرم ہے جب اللہ تعالیٰ نے علم سے نوازا اور طلب علم کا راستہ اختیار کیا پتہ چلا کہ یہ بات کتنی بڑی خطرناک اور گستاخی ہے سوچ سکتے ہیں کہ پنجتن یعنی بدن، پنج شخصیت۔

"پنج" (یعنی پانچ) "تن" (یعنی بدن، جسم) پانچ پاک ہیں باقی سارے ناپاک ہیں! آپ غور سکتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر صدیق کہاں ہیں؟ عمر کہاں ہیں؟ عثمان کہاں ہیں؟ دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم أجمعین کہاں ہیں؟ سارے ناپاک ہیں! نعوذ باللہ من الخذلان۔ دیکھیں کیسے لوگوں کو صرف پانچ تن ہیں پاک ہیں بس! إنا لله و إنا إليه راجعون۔

اور اگر یہ پاک ہیں تو ان کی نسل بھی پاک ہے کیونکہ ہم کہتے ہیں جعفر صادق کہاں ہیں دوسرے کہاں ہیں؟ اُن کی نسل میں سے ہیں نا تو وہ بھی پاک ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو بیچ میں نہیں ہیں نا، إنا لله و إنا إليه راجعون۔

تو سید جو ہے (سردار) ایک اچھا لفظ ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی کہا جا سکتا ہے اور نسب کے اعتبار سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو اولاد ہے (کیونکہ بیٹے تو نہ رہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ تو شادی سے پہلے بچپن میں ہی وفات پا گئے) جو بیٹیاں تھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُن کی جو اولاد ہے، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی اولاد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو بیٹیوں سے انہوں نے شادی کی ہے، سیدہ زینب رضی اللہ عنہ کی اولاد، کیونکہ سیدہ اُم کلثوم اور سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہن سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی بیویوں تھیں ان کی اولاد ہے، سیدہ زینب رضی اللہ عنہ کی اولاد ہے، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہ کی اولاد ہے۔

اگر سید کا کوئی یعنی اس لقب کا یا اس نسب کا کوئی مستحق ہے تو یہ بیٹیوں کی اولاد ساری ہونی چاہیے نا ایک کو آپ نے مخصوص کر دیا بغیر سند اور دلیل کے تو باقی کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے نہیں ہیں کیا؟!

درود میں سید کے لفظ کا اضافہ کرنا درست نہیں ہے خاص طور پر نماز میں درود ابراہیمی میں "اللهم صل علي سيدنا محمد" اس میں تو کوئی حرج نہیں ہے بعض اوقات کہہ سکتے ہیں لیکن یہ مطلق ہے جو مخصوص ہے جس میں قید لگائی گئی ہے درود میں اس میں آپ نہیں پڑھ سکتے جیسے کہ درود ابراہیمی نماز میں آپ پڑھتے ہیں یا درود ابراہیمی ویسے پڑھنا چاہتے ہیں آپ "اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ" بعض لوگ یہاں پر سید لگا لفظ جوڑ دیتے ہیں۔ نہیں! یہ الفاظ جو شریعت سے مقید آ چکے ہیں ان الفاظوں میں تبدیلی جائز نہیں ہے۔

سوال: چاہے نماز میں ہو یا باہر نماز کے؟

جواب: ہاں! نماز میں یا باہر نماز کے، اور ویسے اگر آپ درود پڑھنا چاہیں "اللهم صل علي سيدنا محمد" اس میں تو کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ سید کا لفظ ویسے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے جائز ہے اس طریقے سے کوئی حرج نہیں ہے لیکن اس کو خاص کسی عبادت سے جوڑ دینا یہ جائز نہیں ہے۔

جتنے بھی درود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توقیفی ہیں یعنی الفاظ شریعت کے جو ہیں جو اذکار اور عبادات ہیں (اذکار بھی تو عبادت ہے نا) یہ توقیفی ہوتے ہیں اس میں آپ زیادہ نہ کریں بڑھا چڑھا کر نہ بیان کریں اور اگر ایسے الفاظ سے آپ مدح کرنا چاہتے ہیں جیسے صحابہ کرام نے یہاں پر مدح کی ہے ایسے الفاظ اس میں کوئی حرج نہیں ہے آپ سیدنا بھی لگا سکتے ہیں۔

جیسے وہی بات ہے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم"، بسم اللہ آپ ویسے کہہ سکتے ہیں لیکن جس کو قید لگائی ہے کھانے سے پہلے بسم اللہ، حمام میں جانے سے پہلے بسم اللہ جیسے کہ دعا میں آیا ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ تھوڑے سے الفاظ جو زیادہ ہیں الرحمٰن الرحیم کے یہ اس مقید دعا میں جائز نہیں ہیں۔

تو جس چیز کو مقید کر دیا گیا ہے اُس میں زیادہ الفاظ جائز نہیں ہیں، واللہ أعلم۔

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (106.کتاب التوحید) سے لیا گیا ہے۔
سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio